**Al-Aẕvā** الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 36, Issue, 55, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

# تابعین کے تفسیر و اصول تفسیر پر اثرات: تجزیاتی مطالعہ

# The effects of Tābi'īn on Tafsīr and Usūl al-Tafsīr: An analytical study

انوار حسین*

Abstract:

The impact of the views and thoughts of the followers of the disciples of last Prophet s.a.w. on the science of exegesis is a clear fact. This is also vivid from the Qur'ānic literature that their impact is not limited to Tafsīr bi al-māthūr but also is the basis of the reliable repository of Tafsīr bi al-Ra'y. The study of any Qur'ānic commentary of early ages, reveals that under every verse the opinion of some pupil of the disciples is mentioned. The increase in the literature of Qur'ānic explanations and commentaries was in fact due to the abundance of the opinions of the followers of the disciples and it opened many chapters of knowledge for those who came later. This was considered a principle of Qur'ānic explanation by many classical religious scholars that when you did not find an explanation of a verse in the Qur'an, nor in the Prophetic traditions, nor did you find it from the Companions, then it must be referred to the sayings of the followers of the Companions. In this article, we will examine the effects of the followers of the disciples on exegetical literature and Qur'ānic studies.

***Keywords**:* Tābi'īn, Tafsīr, Usūl al-Tafsīr

تابعین کرام کے علم تفسیرِ پر علمی اثرات ایک واضح حقیقت ہے۔اور یہ اثرات تفسیر بالماثور تک محدود نہیں بلکہ تفسیر بالرائے کے قابل اعتماد علمی ذخیرے کی اساس بھی تابعین کے تفقہ و تدبر نے رکھی۔ ہم کسی قدیم تفسیر کا مطالعہ کر لیں ہمیں ہر آیت کی تفسیر میں کسی تابعی کا قول ضرور مذکور ملے گا۔علمِ تفسیر کے ذخیرے میں اضافہ بھی در حقیقت تابعین کی آرا کی کثرت کے باعث ہوا اور اسی نے بعد میں آنے والوں کے لیے بہت ابواب علمِ وا کیے۔ آئندہ سطور میں تفاسیر پر تابعین کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

* لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا، لاہور، پاکستان

امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

وإذا لَمْ تَجِدِ التفْسِيرَ فِي القُرآنِ وَلَا فِي السُنةِ وَلَا وَجَدْتَهُ عنِ الصَّحابةِ فَقَدْ رَجَعَ كَثير مِنَ الأئمةِ فِي ذَلِكَ إِلَى أقوالِ التَّابِعينَ[1]

جب تجھے قرآن میں تفسیر نہ ملے اور نہ ہی سنت میں ملے اور نہ ہی تو اسے صحابہ سے پائے تو کثیر ائمہ نے اس میں اقوال تابعین کی طرف رجوع کیا۔

اکثر اہلِ مغرب یعنی اندلس و افریقہ کے مفسرین اپنی کتب میں کثرت سے مدرسہ بصریہ کے تابعین کے اقوال سے استناد واستفادہ کرتے ہیں۔ جن میں حسن بصری اور قتادہ کی آرا واقوال کی کثرت ہے ۔مثلاً تفسیر یحیٰ بن سلام[2] اور اور تفسیر ابن عطیہ[3] میں صحابہ کے تفسیر اقوال کم ہیں اور تابعین کے تفسیری اقوال کی کثرت ہے۔

اسی طرح اگر تفسیر عبد الرزاق کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں قتادہؒ کے اقوال کی کثرت ملے گی یہاں تک کہ ان کی مرویات کی تعداد کل منقول روایات کا دو تہائی بنتا ہے۔اسی طرح امام طبری کی تفسیر کا دو تہائی تابعین سے منقول ہے جس میں مجاہدؒ کے اقوال کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو کہ کتاب کی مجموعی روایات کا چھٹا حصہ بنتا ہے ۔ طبری اکثر مجاہد کے ایک ہی قول کو چار چار طرق سے بھی نقل کرتے ہیں۔ بعض محققین نے تفسیر طبری میں تابعین کے اقوال کی تعداد اکیس ہزار شمار کی ہے[4]۔ تابعین سے اخذ میں یہی صورت تفسیر ابن ابی حاتم کی ہے۔[5] اسی طرح تفسیر سفیان ثوری[6] کے مطالعے سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی تفسیر میں مجاہدؒ کے تفسیر اقوال کی کثرت ہے۔جب کہ تفسیر آدم بن ابی یاسؒ[7] میں معروف تابعی ابو العالیہؒ[8] کے تفسیری اقوال کثرت سے موجود ہیں۔بعد کی تفاسیر جن میں تفسیر ماوردی، تفسیر بغوی اور تفسیر ابن الجوزی شامل ہیں کا بھی یہی معاملہ ہے کہ ان میں آیاتِ قرآنیہ کی معنویت کو تابعین کی تفسیری آرا سے واضح کیا گیا ہے۔[9]

کتب تفسیر میں تابعین عظام کے وہ تفسیری اقوال بھی درج کیے گئے ہیں جن میں کوئی تابعی منفرد ہے۔ یہاں چند منتخب تفسیری اجتہادی اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

## مجاھدؒ کے متفرد تفسیری اقوال کی امثلہ

ذیل میں امام مجاھد کے چند متفرد تفسیری اقوال پیش کیے جاتے ہیں جنہیں اہلِ تفسیر نے نقل کیا لیکن جمہور تابعین کی تفسیر اس کے علاوہ ہے

**اول :**وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ(جب تمہارے پاس قیدی آتے تو تم ان کا فدیہ دیتے ) کی تفسیر میں تابعین کے اقوال یہ ہیں: ابو العالیہ کہتے ہیں کہ ان ( یہود ) سے عہد لیا گیا تھا کہ اگر میں سے کوئی قید ہو جائے تو اس کا فدیہ دے کے آزاد کروانا لیکن یہود پہلے اپنے بھائی بندوں کو گھروں سے نکال دیتے تھے پھر خود ہی فدیہ دے کے رہا کرواتے تھے۔[10]

حسن بصری فرماتے ہیں انہوں نے عہد توڑا۔ بعض نے بعض کو قتل کیا اور بعض نے بعض کو اپنے گھروں سے نے دخل کیا۔ فدیہ دینا ان پر فرض تھا لیکن انہوں نے احکام کو الٹ پلٹ کر دیا۔[11]

مجاہد کی تفسیر یہ ہے

مَعْنَاهُ إِنْ وَجَدْتَهُ فِي يَدِ غَيْرِكَ فَدَيْتَهُ، وَأَنْتَ تَقْتُلُهُ بِيَدِكَ[12]

اس کے معنی ہیں اگر تم نے اسے غیر کے ہاتھ میں پایا تو اس کا فدیہ دے دیا، اور تم اسے اپنے ہاتھ سے قتل کر دیتے تھے

جو تفسیر مجاہد نے کی ہے وہ معنی کسی تابعی نے نہیں کیے۔

**دوم:** قرآنی آیت **فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا** کی تفسیر میں میں مجاہد نے متفرد قول اختیار کیا ہے۔ پہلے دو تفسیری اقوال نقل کیے جاتے ہیں

ابن زید نے فرمایا کہ اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورے سے ارادہ کریں کہ دودھ دو سال کی رضاعت پوری ہونے سے قبل ہی چھڑوا دیا جائے تو ان کو کوئی گناہ نہیں[13]

ابن جریج اور الوالبی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان مائیں اپنی اولادوں کو دو سال مکمل دودھ پلائیں جو رضاعت کی تکمیل چاہتے ہیں۔ قرآنی لفظ تمام کا مطلب ہے دو سال۔ پھر اگر والد چاہے کہ دو سال مکمل ہونے سے پہلے دودھ چھڑا دیا جائے اور عورت اس پر راضی نہ ہو تو اس کے ذمے کوئی خرچ کا انتظام نہیں۔ اگر عورت کہے کہ میں دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا چاہتی تو اس لیے درست نہیں کہ دودھ چھڑوائے جب تک باپ راضی نہ ہو۔[14]

مجاہدؒ کی تفسیر متفرد ہے۔

قَالَ: التَّشَاوُرُ: مَا دُونَ الْحَوْلَيْنِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ دُونَ الْحَوْلَيْنِ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا[15]

فرمایا: باہمی مشاورت : جو دو سال سے زیادہ کے بارے میں ہو۔ اگر دونوں

باہمی رضامندی اور مشاورت سے دونوں دو سال سے زیادہ کے بارے میں دودھ چھڑانے لا فیصلہ تو ان کے لیے کوئی گناہ نہیں ۔

## قتادہؒ کے متفرد تفسیری اقوال کی امثلہ

قتادہ کی تفسیراتِ اجتہادیہ میں ایسے نظائر موجود ہیں جن میں وہ معاصر تابعین و تبع تابعین سے متفرد ہیں۔ دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

**اول:** موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو مارا۔ قرآن میں ہے: فَوَكَزَهُ مُوسَى۔ جمہور تابعین نے مارنے کے بارے میں یہی قول اختیار فرمایا کہ ہاتھ سے مارا۔

مجاہد سے منقول ہے کہ کہ انہوں نے مارا اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کر کے یعنی مکے کی شکل میں ہاتھ سے مارا۔[16]

ابو عوسجہ کہتے ہیں کہ الوَكزة کا مطلب ہے ہے سینے میں کچو کا دینا جب کہ معروف اہلِ لغت زجاج اور قتبی کا قول ہے وَكَزَهُ کا مطلب ہے اس کو دھکا دیا۔[17]

یعنی سب کی رائے میں ہاتھ سے مارنا کا مفہوم ہے۔ لیکن قتادہ کی رائے میں ہاتھ سے مارنا مراد نہیں ہے بلکہ

قَالَ قَتَادَةُ: بِعَصًا[18]

قتادہ نے کہا کہ عصا (لاٹھی) سے مارا

دوم: اللہ کے اسما میں سے ایک اسم الْمُتَكَبِّرُ ہے۔

سمعانی اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو کہ جمہور نے تفسیر کی ہے۔

الکبیر: المتکبر وہ ذات ہے جو جس نے اپنے کو بلند اور عظیم کیا ہو۔ یہ صفاتِ الٰہیہ میں قابل مدح ہے اور صفاتِ مخلوق میں مذموم ہے۔[19]

جب کہ قتادہ کی منفرد تفسیر ہے

{الْمُتَكَبِّرُ} [الحشر: 23] قَالَ: تَكَبَّرَ عَنْ كُلِّ شَرّ[20]

متکبر کے بارے فرمایا: وہ بلند ہو ا ہر شر سے

کتب تفسیر میں ایسی امثلہ بھی موجود ہیں جس میں تابعی، کسی صحابی سے تفسیری اختلاف کرتا نظر آتا ہے۔ تفسیری اثر کے اعتبار سے یہ اقوال وسعتِ اجتہاد کے فروغ کا باعث ہوئے چنانچہ تفسیر میں اجتہادات کی کثرت میں تابعین کے اس عمل کو اساس کی حیثیت حاصل ہے۔

یہاں مجاہدؒ کے ابن عباسؓ سے تفسیری اختلاف کی امثلہ کتبِ تفسیر سے پیش کی جاتی ہیں۔

**مثال اول:** قرآنی الفاظ **لَا شِيَةَ فِيهَا** کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنھما نے ان الفاظ سے کی ہے

لَا عَوَارَ فِيهَا

اس میں بھینگا پن نہ ہو

جب کہ مجاہد تفسیر کرتے ہیں

لَا بَيَاضَ فِيهَا وَلَا سَوَادَ

اس میں نہ سفیدی ہو نہ سیاہی

اس پر طبری نے ابن عباس کے قول کو اولیٰ قرار دیا

أَوْلَى بِتَأْوِيلِ الْآيَةِ مِمَّا قَالَهُ مُجَاهِدٌ[21]

**مثال دوم:** سورۃ البقرہ میں وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ کے الفاظ کی تاویل میں ابن عباس کا قول یہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " {وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ} قَالَ: الْأُمِّيُّونَ قَوْمٌ لَمْ يُصَدِّقُوا رَسُولًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ، وَلَا كِتَابًا أَنْزَلَهُ اللَّهُ، فَكَتَبُوا كِتَابًا بِأَيْدِيهِمْ، ثُمَّ قَالُوا لِقَوْمٍ سِفْلَةٍ جُهَّالٍ: {هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ}[22]

ابن عباس نے کہا الامیون وہ قوم ہے جنہوں نے اس رسول کی تصدیق نہ کی جس کو اللہ نے بھیجا تھا اور نہ اس کتاب کی تصدیق کی جسے اللہ نے اتارا تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کتاب لکھی پھر بے وقوف جاہل قول سے کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

جب کہ مجاہد تفسیر کرتے ہیں

{وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ} قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ يَهُودَ[23]

(ان امیین میں سے ) کہا یہود یوں میں لوگ

قرآنی الفاظ کی لغوی معنویت کے بیان میں کتب تفسیر میں اکثر تابعین کا منہج استناد ملتاہے۔ قرآنی تفسیر کی لغوی جہت کے آثارِ تابعین کے باعث تفاسیر لغویہ کو بنیاد ملی۔ اور تفسیر میں اقوال واشعارِ عرب سے استناد کا طریق وضع ہوا۔ چند امثلہ پیش کی جاتی ہیں

قرآنی لفظ تَمَنّٰی کا مطلب کیاہے۔ مجاہد کلامِ عرب سے بیان کرتے ہیں:

قَالَ تَمْنُنُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: تَضْعُفُ[24]

کہا : تمنن کلام ِ عرب میں تضعف ہے

عکرمہؒ نے قرآنی لفظ **الزَّنِيمِ** کا مطلب ولدِ زنا بتلایا اور شعر سے استدلال کیا۔

قَالَ: هُوَ وَلَدُ الزِّنَى، وَتَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ:زَنِيمٌ لَيْسَ يُعْرَفُ مَنْ أَبَوْهُ ... بَغِيِّ الْأُمِّ ذُو حَسَبٍ لئيم[25]

کہا کہ اس کا معنی ولد ِ زنا ہے ۔اور شعر سے مثال دی ۔ زنیم ہے جس کے باپ کو نہیں جانا جاتا کہ کون ہے۔ ماں کی طرف حرام کار ہے ، صاحب ِ حسب کمینہ ہے۔

اسرائیلیات سے تفسیر میں اخذ او استفادے کے منہج کی بنیاد بھی تابعین نے رکھی جو تفسیر بالماثور کا ایک حصہ قرار پائی۔ الطوخی لکھتے ہیں کہ تابعین نے کثرت سے اسرائیلیات کو مدون کیا جن کے بارے ان کا گمان تھا کہ اس سے فائدہ ہو گا۔ یہود سے متوارثاً ملنے والی معلومات سے تفسیر میں استفادے کا مقصد قرآنی اخبار کی بعض جہات کے توضیح تھا۔ ان کا مقصد ان اسرائیلیات سے اعتقادی نہیں استشہادی تھا۔ انہوں نے بلا تمحیص چیزیں قبول کیں تاکہ بعد والوں کے لیے کثیر مواد میسر ہو۔[26]

الغرض تفسیر قرآنی پر تابعین کے اثرات اگر نکات میں سمیٹا جائے تو یہ جہات بنتی ہیں

۱۔ تفاسیر صحابہ کی نقل وروایت کے ذریعے تفاسیر بالماثور کے ذخیرے میں اضافہ

۲۔ اجتہاد ورائے کے استعمال سے تفسیری ذخیرے میں اضافہ

۳۔ اسرائیلیات کے نقل واستفادے کا منہج متعین کرنا

۴۔ تفسیر میں کلام واشعارِ عرب سے استشہاد کرنا

۵۔ اجتہاد میں توسع سے کام لینا اور اختلافِ تنوع و تفرد کی بنیاد ڈالنا۔

## تابعین کے اصولِ تفسیر پر اثرات

اصولِ تفسیر کا علم اگرچہ فرامینِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے اقوال و آرا پر تعمیر پذیر و استوار ہوا لیکن اس کی تصریح واستعمال میں اکثر حصہ تابعین کا ہے۔ یہاں چند امثلہ تابعین کے اقوال کی پیش کی جاتی ہیں جو اصولِ تفسیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اسباب النزول کے تناظر میں اصولِ تفسیر ہے

أن العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب [27]

اعتبار عموم لفظ کا ہو گا نہ کہ خاص سببِ نزول کا

اس کے بارے میں محمد بن کعب القرظی التابعی فرماتے ہیں

إن الآية تنزل في الرجل ثم تكون عامة بعد [28]

آیت کسی آدمی کے بارے میں نازل ہوتی ہے پھر وہ اس کے بعد عام ہو تی ہے۔

نسخ کا اثبات اور اس کی مختلف اقسام کی معرفت کی تصریحات تابعین کے ہاں موجود ہیں جو اصولِ تفسیر کا اساسی موضوع ہیں۔ نسخ التلاوت مع الحکم کے بارے میں قتادہ سے منقول ہے

كَانَ يُنْسَخُ الْآيَةُ بِالْآيَةِ بَعْدَهَا، وَيَقْرَأُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ تُنْسَى وَتُرْفَعُ [29]

ایک آیت، اپنے بعد والی آیت سے منسوخ ہوتی تھی اور نبی ﷺ اس کی تلاوت فرماتے تھے یا اس سے زیادہ۔ پھر بھلا دی جاتی تھی اور اٹھالی جاتی تھی۔

نسخ التلاوۃ بلا حکم کے بارے میں سعید المسیب سیدنا عمر سے ناقل ہیں۔

اياكم أَن تهلكوا عَن آيَة الرَّجْم وان يَقُول قَائِل: لَا نجد حَدَّيْنِ فِي كتاب الله فقد رجم رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ورجمنا بعده [30]

خبردار آیت رجم کے بارے میں تم ہلاکت میں مبتلا نہ ہوجانا کہ کہنے والا کہے کہ ہم دو حدود کتاب اللہ میں نہیں پاتے ۔تو رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا اور ہم نے بھی رجم کیا۔

اسی طرح قرآن کے وجوہ و نظائر، قرآنی سورتوں مکیت و مدنیت، مطلق کی تقیید، عام کی تخصیص کے متعلق تصریحات اقوالِ تابعین میں موجود ہیں اور ان کے اصولِ تفسیر میں اثرات پر دلالت کرتی ہیں۔

## حاصل کلام

تابعین کرامؒ کے تفسیر واُصول تفسیر پر اثرات کو نکات کی صورت میں یوں سمیٹا جاسکتا ہے:

- علم تفسیر پر تابعین کرامؒ کے اثرات ناقابل تردید حقیقت ہے۔ تفسیر بالماثور میں اقوال تابعینؒ کی اہمیت کے علاوہ تفسیر بالرائے کے قابل قدر علمی ذخیرے میں اقوال وافعال تابعین کی اہمیت مسلّمہ امور میں

سے ہے۔ کسی قدیم تفسیر کا مطالعہ کر لیں ہمیں ہر آیت کی تفسیر میں کسی تابعی کا قول ضرور مذکور ملے گا۔ بعد میں آنے والوں کے لیے اقوال تابعینؒ مشعل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

- تفسیر کی طرح اصول تفسیر میں تابعینؒ کی اہمیت سے انکار نہیں۔ دیگر علوم کی طرح یہ علم بھی اگرچہ فرامینِ نبوی ﷺ اور اقوال وآراء صحابہ رضوان اللہ پر تعمیر ہوا لیکن اس کی تصریح واستعمال میں اکثر حصہ تابعینؒ کا ہے۔

## حواشی وحوالہ جات

1 ابن کثیر، إسماعیل بن عمر، ابو الفداء، القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: ۷۷۴ھ)، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق: سامی بن محمد سلامة، دار طیبة للنشر والتوزیع، طبع دوم، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، ج۱، ص ۸

Ibn Kathīr, Ismā’īl ibn Umar Abū al-Fidā al-Qarshī al-Baṣrī Thuma al-Demashqī, (Died 774H), Tafsīr al-Qur’ān al-Azīm, research: Samī Muḥammad Salāmah, Dār Ṭayba li an-Nashr wa al-Tawzī’, Second Edition, 1420H/1999AD, Vol1 Pg# 8

2 یحیٰی بن سلام بن أبی ثعلبة، التیمی بالولاء، من تیم ربیعة، البصری ثم الإفریقی القیروانی (المتوفی: ۲۰۰ھ)، تفسیر یحیٰی بن سلام، تحقیق: الدکتورة هند شلبی، دار الکتب العلمیة، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

Yaḥyā ibn Salām ibn Abi Thalibah, al-Taymī bi al-Walā’, min Taym Rabā’ah, al-Baṣrī Thuma al-Afrīqī al-Qayrwānī. (Died 200H), Tafsīr Yaḥyā ibn Salām, Research: Dr Hind Shalbī, Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, Beirūt, 1st edition, 1425H/2004AD

3 ابن عطیة، ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمٰن بن تمام بن عطیة الأندلسی المحاربی (المتوفی: ۵۴۲ھ)، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، تحقیق: عبد السلام عبد الشافی محمد، دار الکتب العلمیة، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۲ھ

Ibn Aṭiyyah Abū Muḥammad Abd al-Haq ibn Ghālib ibn Abd al-Reḥman ibn Tamām ibn Aṭiyyah al-Andlusī al-Muḥārbī (Died 542H), al-Muḥarrar al-Wajīz fi Tafsīr al-Kitāb al-Aziz, Research Abd al-Salām abd al-Shafi Muḥammad, Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, Beirūt, 1st edition, 1422H

4 الهیفی، احمد براک سالم، ما اتفق علیه ائمة التابعین فی التفسیر ووافق الرای من خلال التفسیر الطبری، اشراف: الدکتور محمد خازر المجالی، کلیة الدراسات العلیاء، الجامعه الاردنیه، ۲۰۰۶ء، ص ۵۶، تحت: المطلب الخامس

Al-Ḥayfī, Aḥmad Burāk Sālim, Ishrāf: Dr Muḥammad Khāzar al-Majālī, Kuliyyah Dirāsāt al-‘Ulyā, al-Jāmi’ah al-Urdaniyyah, 2006AD, pg# 56

5 ابن ابی حاتم، ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن المنذر التمیمی، الحنظلی، الرازی (المتوفی: ۳۲۷ھ)، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق: اسعد محمد الطیب، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع سوم، ۱۴۱۹ھ

Ibn Abi Ḥātim, Abū Abd al-Reḥman ibn Muḥammad ibn Idrīs ibn al-Munzir al-Tamīmī, al-Hanzalī, al-Rāzī (Died 327H), Tafsīr al-Qur'ān al-Azīm, Taḥqiq As'ad Muḥammad al-Ṭayyib, Maktabah Nazār Muṣtafā al-Bāz, al-Mamlakah al-Arabiyyah al-Saūdiyyah, 3rd edition, 1419H

6 الثوری، سفیان بن سعید بن مسروق، ابو عبد اللہ، الکوفی (المتوفی: ۱۶۱ھ)، تفسیر الثوری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

Al-Thawrī, Sufyān ibn Sa'īd ibn Masrūq, Abū Abdullah, al-Kūfī, (Died 161H), Tafsīr al-Thawrī, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirūt, 1st edition, 1403H/1983AD

7 آدم بن ابی ایاس: عبد الرحمٰن ویقال: ناہیۃ بن محمد بن شعیب الخراسانی المروذی ابو الحسن العسقلانی، مولی بنی تیم او تمیم (المتوفی: 221ھ) (الطبقات الکبریٰ، ج۷، ص ۴۹۰) (الباجی، سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی القرطبی الاندلسی، ابو الولید (المتوفی: ۴۷۴ھ)، التعدیل والتجریح، لمن خرج لہ البخاری فی الجامع الصحیح، تحقیق: د. ابو لبابۃ حسین، دار اللواء للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، ۱۴۰۶/۱۹۸۶ء، ج۱، ص ۳۹۳)

Ādam ibn Abi Ayyās, Abdul Reḥman, (Died 221H) (al-Ṭabaqāt al-Kubrā, vol 7 pg#490) (Al-Bājī, Sulaymān ibn Khalf ibn Saad ibn Ayyūb ibn Wāris al-Taḥbībī al-Qartubī al-Andlusī, Abū al-Walīd (474H)), Dār al-Lawā' li al-Nashr wa al-Tawzī', al-Riyād, 1st edition, 1406H/1986AD, vol 1 pg# 393)

8 ابو العالیۃ رفیع بن مہران الامام المقریٔ الحافظ المفسر ابو العالیۃ الریاحی البصری احد الاعلام کان مولی لامراۃ بنی ریاح بن یربوع ثم من بنی تمیم ادرک زمان النبی ﷺ وھو شاب واسلم فی خلافۃ ابی بکر الصدیق ودخل علیہ وسمع من عمر وعلی وابی ذر وابن مسعود وعائشۃ وابی موسی وابی ایوب وابن عباس وزید بن ثابت وعدۃ وحفظ القرآن وقراہ علی ابی بن کعب (الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: مجموعہ محققین تحت اشراف شعیب الارناؤوط، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ج۴، ص ۲۰۷)

Abū al-Āliyah Rafī' ibn Mehrān al-Imām al-Muqrī' al-Ḥāfiz al-Mufassir,Al-Zahabī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn Uthmān, Siyar A'lām al-Nubalā', Research Majmū'ah Muḥaqqiqiīn, Mu'assisah al-Risālah, Beirūt, 3rd edition, 1405H/1985AD, v4 pg#207

9 الخضیری، محمد بن عبد اللہ، بن علی، الدکتور، تفسیر التابعین۔ عرض و دراسۃ مقارنۃ، دار الوطن للنشر، الریاض، س۔ن، ج۲، ص ۹۸۴

Al-Khudayrī, Muḥammad ibn Abdullah ibn Ali, Dr, Tafsīr al-Ṭabi'īn, Ard wa Dirāsah wa Muqārinah, Dār al-Waṭan li al-Nashr, al-Riyād, vol 2, pg# 984

10 الطبری، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر (المتوفی:۳۱۰ھ)، جامع البیان فی تأویل القرآن، تحقیق: احمد محمد شاکر، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء، ج۲، ص ۳۱۰

Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr ibn Yazīd ibn Kathīr ibn Ghālib al-Āmlī, Abū Ja'far (Died 310H), Jāmi' al-Bayān fi Ta'wīl al-Qur'ān, Research Aḥmad Muḥammad Shākir

11 ابن ابی زمنین، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عیسی بن محمد المری، الالبیری المالکی (المتوفی:۳۹۹ھ)، تفسیر القرآن العزیز، تحقیق: ابو عبد اللہ حسین بن عکاشۃ، محمد بن مصطفیٰ الکنز، الفاروق الحدیثۃ، القاہرۃ، طبع اول، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، ج۱، ص ۱۵۶، ۱۵۷

Ibn Abi Zamanīn, Abū Abdullah Muḥammad ibn Abdullah ibn Īsa ibn Muḥammad al-Marrī al-Albīrī al-Mālikī (Died 399H), Tafsīr al-Qur'ān al-Azīm, Research Abū Abdullah Hussayn ibn 'Ukāshā, Muḥammad Muṣtafā al-Kanz, al-Fārūq al-Ḥudaybiyyah, al-Qāhirah, 1st edition, 1423H/2002AD, vol 1 pg# 156-157

12 البغوی، محیی السنۃ، ابو محمد الحسین بن مسعود (المتوفی:۵۱۰ھ)، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تحقیق: محمد عبد اللہ النمر، عثمان جمعۃ ضمیریۃ، سلیمان مسلم الحرش، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، طبع چہارم، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، ج۱، ص ۱۱۸؛ ابو حیان، محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی:۷۴۵ھ)، البحر المحیط فی التفسیر، تحقیق: صدقی محمد جمیل، دار الفکر، بیروت، ۱۴۲۰ھ، ج۱، ص ۱۷۴

Al-Baghāwī, Muḥayyi al-Sunnah, Abū Muḥammad al-Hussayn ibn Mas'ūd (Died 510H), Mu'ālim al-Tanzīl fi Tafsīr al-Qur'ān, research Muḥammad Abdullah al-Namr, Dār al-Ṭayba li al-Nashr wa al-Tawzī', 4th edition

13 تفسیر طبری، ج۴، ص ۲۳۸

Tafsīr Ṭabarī, Vol 4, pg# 238

14 الثعلبی، احمد بن محمد بن ابراہیم، ابو اسحاق (المتوفی:۴۲۷ھ)، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، تحقیق: الامام ابی محمد بن عاشور، مراجعۃ وتدقیق: الاستاذ نظیر الساعدی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء، ج۲، ص ۱۸۱

Al-Tha'labī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ibrāhīm, Abū Isḥāq, (Died 427H), al-Kashf wa al-Bayān 'An Tafsīr al-Qur'ān, Research: al-Imām Muḥammad ibn Āshūr, Murāja'ah wa Tadqīq: al-Ustādh Nazīr al-Sā'idī, Dār Iḥyā al-Turāth al-Arabī, Beirūt, 1st edition, 1422H/2002AD, vol 2, pg # 181

15 تفسیر طبری، ج2، ص 237

Tafsīr Ṭabarī, vol 2, pg# 273

16 مجاہد بن جبر، ابو الحجاج، المکی القرشی المخزومی (المتوفی:۱۰۴ھ)، تفسیر مجاہد، تحقیق: الدکتور محمد عبد السلام ابو النیل، دار الفکر الاسلامی الحدیثۃ، مصر، طبع اول، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء، ص ۵۲۵

Mujāhid ibn Jabar, Abū al-Ḥajjāj, al-Makkī al-Qarshī al-Makhzūmī, (Died 104H), Tafsīr Mujāhid, research: Dr Muḥammad Abd al-Salām Abū al-Nabīl, Dār al-Fikr al-Islāmī al-Ḥudaybiyah, Egypt, 1st edition, 1410H/1989AD, Pg# 525

17 الماتریدی، محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور (المتوفی: ۳۳۳ھ)، تاویلات اہل السنۃ، تحقیق: د. مجدی باسلوم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ھ، ج۸، ص ۱۵۶

Al-Māturīdī, Muḥammad ibn Muḥammad Maḥmūd, Abū Manṣūr, (Died: 333H), Ta'wīlat ahl al-Sunnah, Research, Dr. Mujaddī Bāslūm, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirūt, 1st edition 1426H/2005AD, vol 8, pg # 156

18 تفسیر یحیٰ بن سلام، ج۲، ص ۵۸۲

Tafsīr Yaḥyā ibn Salām, Vol 2, pg # 582

19 السمعانی، ابو المظفر، منصور بن محمد بن عبد الجبار ابن احمد المروزی التمیمی (المتوفی: ۴۸۹ھ)، تفسیر القرآن، تحقیق: یاسر بن ابراہیم و غنیم بن عباس بن غنیم، دار الوطن، الریاض، طبع اول، ۱۴۱۸/۱۹۹۷ء، ج۵، ص ۴۱۰

Al-Sam'ānī, Abū al-Muzaffar, Manṣūr ibn Muḥammad ibn abd al-Jabbār ibn Aḥmad al-Marwazī al-Tamīmī (Died 489H), Tafsīr al-Qur'ān, Research Yāsir ibn Ibrāhīm wa Ghanīm ibn Abbās Ghanīm, Dār al-Waṭan, al-Riyādh, 1st edition, 1418H/1997AD, vol 5, pg # 410

20 تفسیر طبری، ج۲۲، ص ۵۵۵

Tafsīr al-Ṭabarī, vol 22, pg # 555

21 تفسیر طبری، ج۲، ص ۱۰۷، ۱۰۸

Tafsīr Ṭabarī, vol 2, pg # 107,107

22 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)، ج۱، ص ۲۰۴

Ibn Kathīr, Tafsīr al-Qur'ān (Ibn Kathīr), vol 1, pg # 204

23 تفسیر طبری، ج2، ص 157

Tafsīr Ṭabarī, vol 2, pg #157

24 تفسیر طبری، ج ۲۳، ص ۴۱۶؛ تفسیر ابن کثیر، ج۸، ص ۲۷۳؛ الزحیلی، وہبۃ بن مصطفیٰ، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج، دار الفکر المعاصر، دمشق، طبع دوم، ۱۴۱۸ھ، ج۲۹، ص ۲۲۱

Tafsīr Ṭabarī, vol 23, pg # 416; Tafsīr Ibn Kathīr, vol 8, pg # 273; al-Zuḥaylī, Wahba ibn Muṣtafā, al-Tafsīr al-Munīr fi Aqīdah wa al-Sharī'ah wa al-Manhaj, Dār al-Fikr al-Mu'āṣir, Demashq, 2nd edition

25 تفسیر قرطبی، ج1، ص 25

Tafsīr Qartubī, vol1, pg# 25

26 زاہد الکوثری، مقالات، مطبعۃ الانوار، ج1، ص 35

Zahid al-Kawsarī, Maqālāt, Matba'ah al-Anwār, vol1, pg#35

27 عبد القادر بن ملّا حویش السید محمود آل غازی العانی (المتوفی: ۱۳۹۸ھ)، بیان المعانی، مطبعۃ الترقی، دمشق، طبع اول، ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۵ء، ج۶، ص۱۱۷

Abdul Qādir ibn Māmā Ḥuwaysh al-Sayyid Maḥmūd Āl Ghāzī al-Ānī, (Died 1398H), Bayān al-Ma'ānī Matba'ah al-Taraqī, Demashq, 1st edition, 1382H/1965AD, vol 6, pg# 117

28 عتر، نور الدین محمد الحلبی، علوم القرآن الکریم، مطبعۃ الصباح، دمشق، طبع اول، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء، ص۵۳

Etr, Nūr al-Dīn Muḥammad al-Ḥalabī, 'Ulūm al-Qur'ān al-Karīm, Matba'ah al-Ṣabbāh, Demashq, 1st edition, 1414H/1993AD, pg# 53

29 تفسیر طبری، ج۲، ص۳۹۱

Tafsīr Ṭabarī, vol 2, pg# 391

30 الشافعی ابو عبد اللہ محمد بن إدریس المطلبی القرشی المکی (المتوفی: ۲۰۴ھ)، تفسیر الامام الشافعی، تحقیق: د. احمد بن مصطفیٰ الفرّان، دار التدمریۃ- المملکۃ العربیۃ السعودیہ، طبع اول، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ج۲، ص۵۵۵

Al-Shāfa'ī, Abū Abdullah Muḥammad ibn Idrīs al-Matlabī al-Qarshī al-Makkī, (Died 204H), Tafsīr Imām al-Shāfa'ī, research: dr. Aḥmad ibn Muṣtafā al-Farrān, Dār al-Tadamuriyyah, al-Mamlakah al-Arabiyyah al-Saūdiyyah, 1st edition, 1427H/2006AD, vol 2, pg# 555